جلد ۱ نمبر ۹

مضامین

بابت ۲ مارچ [illegible]

زین الوصف و سرور

بقیہ ۲۰ مارچ [illegible]

یہودی اتنا کہہ کے جواب کا انتظار کیے بغیر [illegible] ادھر ادھر گھوم کے ایک ایسی کھڑکی میں جا بیٹھا جہاں سے وہ زین اور اس کے شہ پارے کو بھی مزے سے دیکھ سکتا تھا۔ آپ جانتے ہیں

[illegible]

[illegible]

زین نے کنیزوں کو حکم دیا کہ دروازہ بند کر دو اور خود بے اختیار سرور کے گلے سے چمٹ گئی اور کچھ دیر تک (بیساختہ) [illegible] کوئی اندازہ نہ تھا [illegible] یہودی کا پیمانہ صبر چھلکا [illegible] سے کھڑکی کھٹکھٹائی۔ سکوت طاری کر دیا۔ زین اور سرور پھر سے درست ہو کر زینے سے بیٹھ گئے۔ یہودی نے لونڈی سے دروازہ بند کرنے کی علت پوچھی اس نے عرض کیا مہمان میری عادت ہے کہ [illegible] کہیں کچھ نہیں چھوڑتی جب سے آپ [illegible] میرا ایک مقصد ہے۔ یہودی نے [illegible] اور [illegible] سنی ہیں۔ تمہارا [illegible] مجھے بہت پسند آیا [illegible] چاہا [illegible] سرور سے معذرت کی [illegible] دوستوں اور ملنے والوں میں سے کوئی مجھے [illegible] آج ہم اور تم تنہا کھانا کھائیں [illegible] کھانے پینے سے فراغت ہونے کے بعد سرور نے اپنے گھر کی راہ لی۔ مگر یہودی [illegible] دل میں [illegible] سینے میں آگ روشن تھی [illegible] دل کا تقاضہ [illegible] آخر [illegible]

زبان پہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

اب کسی وقت تنہائی میں [illegible] نکلتے ہی زین الوصف کا ماتھا ٹھنکا اور [illegible] کا راز کھل گیا۔ گو وہ دل سے [illegible] ان تمام سختیوں کے جھیلنے پر آمادہ تھی جو حضرت عشق کے چلنے والوں پر ہونے والی تھیں۔

اسی گفتگو میں وقت گزر گیا اور یہودی نے [illegible] مکان پہنچ [illegible] زین کو مطلق علم نہ تھا [illegible] عشق و عاشقی کی [illegible] گلی میں آگ لگنے والی ہے جب [illegible] ساری جائداد بک گئی صرف وہی مکان رہ گیا جس میں سکونت تھی تو یہودی باہر سے ہاتھ میں ایک کاغذ لیے ہوئے آیا اور کہنے لگا کہ [illegible] بھائی صاحب نے مجھے اور [illegible] کیا ہے۔ بھتیجے کی شادی میں بلایا ہے جانا ضروری ہے۔ وقت نکل جاتا ہے بات رہ جاتی ہے۔ اگر [illegible] نہ ہو سکی تو شکایت ہو گی۔ چلنے کی تیاری کرو [illegible] ساتھ لے اور [illegible] گھر کی حفاظت کے لیے چھوڑ دو۔ زین نے پوچھا وہاں کتنے دن قیام ہوگا۔ [illegible] پھر آ جائیں گے۔ زین [illegible] جانتی تھی کہ یہودی [illegible] انکار کرنا بیجا ہے [illegible] سب جانے پر [illegible] مگر زبان سے [illegible] سرور کو [illegible] ہوشیار ہو۔ اگر وہ [illegible] جلد بازی سے [illegible] اور تمہاری آشنائی کا [illegible] ہو گیا [illegible] چاہتا ہے [illegible] دل پر جبر کرو [illegible] بھول جاتا ہے۔

[illegible] اپنی تمام قیمتی پوشاک [illegible] باندھ [illegible]

[illegible] اس نے [illegible] جو گھر میں [illegible] تھی اور اسے بھی [illegible] سے واقف کر دیا۔ یہودی [illegible] پر مطلق محل زین کے [illegible] کی اور [illegible] گھوڑوں پر [illegible] سامان سفر کی درستی [illegible] یہاں زین نے [illegible] دروازوں پر [illegible] اور [illegible] آنسوؤں کے قافلے کی [illegible] محل میں جا رہی تھی۔ زین کو [illegible] یہودی نے تسلی دی کہ [illegible] کا تو زمانہ ہے بات کیے گزر جائے گا۔ گھر کی [illegible] ہے۔ اگر کوئی [illegible] دیکھ لیتا کہ [illegible] تسلی [illegible] مانت میں [illegible] جا رہی تھی۔

الغرض محل آباد ہوئی۔ کاروان [illegible] سواری [illegible] تھی کہ کسی کے [illegible] کی آواز کانوں میں آئی پردہ محل کے [illegible] سے زین نے دیکھا کہ یہاں سرور خاک [illegible] کے بھیس میں ساتھ ہیں۔ [illegible] یہودی تھا [illegible] انتظام کرتا جا رہا تھا [illegible] نے [illegible] سے سرور کو رخصت کیا۔

سرور [illegible] کے [illegible] میں مصروف ہوا مگر یہ قافلہ [illegible] سفر کرتا رہا۔ گھڑی دو گھڑی کے لیے [illegible] مقام پر ٹھہرتا ورنہ راہ [illegible] کام تھا۔ [illegible] زین الوصف [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کی طرح [illegible]

آپ کے بھائی بھتیجے بھی عجب چیز ہیں دنیا کے [illegible] رہتے ہیں اور [illegible] آپ بھی [illegible] کی خوشی کے واسطے دوسرے کی جان کو جان نہیں سمجھتے۔

سفر کو مسلسل جاری رکھنے کا باعث یہ تھا کہ یہاں سرور [illegible] آدمی اور [illegible] تھے۔ یہودی کو اس کا علم [illegible] چاہتا تھا کہ [illegible] بڑھتا جائے اور [illegible] مقصد [illegible] زین کی بھی [illegible] تھی۔ یہودی نے جواب دیا کہ [illegible] نہیں [illegible] سفر کرنا ہوگا [illegible]

کرکے یونہی مرتی ہیں ایک بار اور تو یہودی نے عشق کا دعویٰ کیا۔ مگر بجا رہیں آئے سوا کچھ نہ دیکھ دیکھ خداوند کے خدا کا جواب ایک سر سے ہو گیا جانا ہے ۔ وہی روز کے بعد یہاں سے بھی کوئی بنا جیل میں اس نے کہیں اب تو اب یہ شیرہ کے جیلخانہ کے ہوں ۔

بہت خدا کی مار ۔ جو کہنے لگا تمہارے بہان اور جادو میں کیا تمہارے بیچ ۔ جیسے اب عشق کا اثر نہیں جاتی ۔ دیکھو میرا کیا حال ہو گیا ہے ۔ یہودی کا یہ پیارا مصرع پڑھ چکا تھا زبیں کے کلمات عشق کے جواب جوش میں آ گئے بیگم صاحبہ حضرت آپ نے میرے بہت سر کو کے ساتھ مزے اڑائے ۔ مجھے گھر سے پکڑ کیا اب تو سال بھر تک بند آپ کو خبر نہ ہے پھر بے گا یہاں سر رہتک آپ کی جدائی میں نہ جیتی گی اور نہ آپ کی وفا کا حال بھی پا نسیم کی کہ آپ کی خبر لے گی مجھ معلوم ہے کہ آپ نے میری ساری کمائی بھی اپنے یار کے سپرد کر دی ۔ مجھے اپنا مال حرام حرام آپ سے وصول کرنا ہے ۔ دیکھیے تو یہ کرکے کیا جاتا ہے ۔ یہ میرے صبر کا نتیجہ ہے کہ آپ ٹکڑوں سے خالی ہیں ۔ یہودی اتنا کہنے کے بعد کہتا چلا گیا اور ایک لرزہ کر جلا دیا جس نے آ کے ہی بھاری بیڑیاں زین الوصف کے پہنا دیں یہودی نے کہا اب میں تو اپنی بیگم کی رنگین لباس اور زیور اسکے کل اتار لے اور یہ جنہیں گند حک کی وصول دی گئی تھی مگر بیڑیاں پہنانے وقت زین کی گوری گوری پنڈلیاں نازک نازک پاؤں دیکھ کے وہ اسکے ہاتھ تھر تھرانے لگے ۔ کیا مرتبہ ہے کہ وہی بیڑی کے عوض کالی بیڑی ہے ۔ اس نے یہودی سے کہا اے ظالم تجھے شرم نہیں آتی کہ ایسی نازک اندام عورتوں کو بیڑیوں روند کر ہوں سے جکڑتا ہے ۔ یہودی نے جواب دیا کہ تجھے اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے اجرت سے

اٹھا کے گھر جاتا تو ویسیں کی کوئی خیر ہی کرانکا کا م ہوا جس انگلیاں میری گئیں ہیں خوف میرا مال چھپا یا اور نے آ کے بچا گئیں بہت خطرے آ گئے ہوئے ہیں ۔ مگر بیوار چند میں اس صورت کے عشق میں مبتلا ہو چکا تھا کہنے لگا ۔ وہ قصہ اور اگر وہ صورت قاضی ابتدا دیکھ لیں رو کے نہ مانیں گنا ہ کر کی آ رزنا یہ وہ بھی اس سے قصاص لیتا اسکے علاوہ ایسی حسین شکیل عورتیں کی قتل کیا ہو سکتیں جنکی ایک نظر لطف اکسیر ہے ۔ کمبخت کو تو نے اس حسین عورت کے پاؤں زخمی کیے آ

حکومت ہند کا شکرا



یا وہ کر کے ابھی قاضی شہر کو اس ظلم صریح کی اطلاع دوں گا اور وہ تجھے سزا دے گا ۔ یہودی نے جب نو بار کی باتیں سنیں تو وہ دل میں ڈرا اور کہنے بیڑیاں زین الوصف کے پاؤں میں ڈالدیں ۔ سوار کا دل اس خوبصورت قیدی کے پاس سے جانے پر راضی نہ تھا مگر مجبور تھا کیا کرتا ۔ اپنے اوزار اٹھا کے گھر آیا اور انگاروں پر لوٹنے لگا ۔ دل کی بجلی بیسیوں کی دھوم گئی سے زبانی عشق کے قرارے زبانی باہر نکال کے

کے تماس جلا زور دار اس میں آ گ اب شما دی قاضی جلا ساختہ بولا کر سنتے وقت دکان پر ... سکے بیان شمار پڑھنے کے تعجب ہے حال ہو چکا ۔ سماع نے بازل گرم ہو گئی تھا اب سکے عشق جلال کی یہ وہ شاخ کی اور تمام حال یہودی کے آ گئے ۔ اپنے جانے اور بیڑیاں پہنانے کا واقعہ کہہ سنا کر جناب قاضی کی سید ریش ہیں بھی جنبش ہوئی ہو جانا پہنچا وہ اور کو حکم دیا کہ فوراً اس عورت کو میرے پاس لاؤ اصل مدعا قرار واقعی دی جائے گی خبردار اگر دیر ہوئی تو اڑا دی جائے گا ۔ سوار کے دل سے خود ہی لگی ہوئی تھی وہ حکم سنتے ہی یہودی کے گھر پہنچا اتفاق کی بات کہ اس وقت یہودی غیر حاضر تھا ۔ دروازہ کا دروازہ مقفل تھا ۔ اندر زین الوصف شیریں آواز میں فراقیہ اشعار گا رہی تھی ان اشعار کی سماعت سے سوار کا دل بھی اور زیادہ بے چین ہو گیا ۔ مجبوراً دروازہ ریب ریسما یا زین الوصف چھت کے قریب آئی اور دریا دلی یہ زبان پر لائی کہ تجھے کیا غرض ہے ۔ سوار سلسلہ حکم اور سارا ماجرا سنا یا ۔ زین نے کہا کہ یہودی کسی کے یہاں ضیافت میں گیا ہے اگر قفل کھلا ہوتا تو بہ وقت اچھا تھا ۔ سوار نے ہتھوڑے کی ایک ہی ضرب سے قفل کے پرزے اڑا دیے ۔ دیکھتی سواری اور دیکھیے کی بیڑیاں کاٹیں اور قاضی کے یہاں لے گیا جو یہودی نے انہیں پہنایا تھا ساتھ لے کے دارالقضا میں آیا ۔ یہاں قاضی صاحب ریش مبارک میں وسمہ لگانے لوبان کا ہاتھ میں شریف فرما تھے کہ یہ گروہ وارد ہوا ۔ قاضی صاحب کی نگاہ جس گندمی کا اول آنکھیں لگوکے اوپر اتنے لگے ۔ یہ وب وسمہ ہے نے اپنی کو حضور کا فرما کر دیکھو بگڑنے لگے ۔ ان کی مرضی کے جا نے جا کے جھک رکھا کا وقتی چند منٹ کی نگاہ ۔ گندم گندمی کا رنگ قاضی ہے علاوہ

مگر قسمت کا لکھا پورا ہو کر جناب قاضی صاحب کا وضو ٹوٹا۔ [illegible] ہوا اتنی بات کہہ سکے۔ چونکہ حقیقت [illegible] ایک لفظ کہہ گئے [illegible] کسی [illegible] کے لفظ [illegible] گئے مگر تسکین نہ ہوتی تھی گھبرا کے پوچھا تو سکوب نے جواب دیا میری بی بی کا نام [illegible] اسکی کنیز ہوں میرا نام سکوب ہے۔ حضور کو [illegible] رہے کہ ہم لوگوں کی [illegible] اور اس [illegible] کے چنگل سے [illegible] یہ کیفیت [illegible] میری بی بی کے [illegible] جان خدا انھیں بہشت نصیب کرے [illegible] اس [illegible] کے [illegible] تھے کر تجارت کرتے [illegible] آدھا [illegible] آدھا صاحبزادی کے [illegible]۔ قسمت کی خوبی کہ میاں [illegible] بچی کو چھوڑ کے خدا کے یہاں چلے گئے۔ جب صاحبزادی جوان ہوئیں اور میں اپنی [illegible] دیکھ کے [illegible] رنگ روپ [illegible] والوں کو جو [illegible] تو انھوں نے [illegible] کو خوب ذلیل کیا اور کہا کہ [illegible] مسلمان تو [illegible] کہ [illegible] نکاح [illegible] جب [illegible] میری بیگم [illegible] راتوں رات [illegible] بھاگ گیا [illegible] حضور [illegible] کسی کو [illegible] میری بی بی کے [illegible] کوئی نہ ملا۔ کیا کرتیں [illegible] لونڈیوں کو [illegible] یہاں آئیں [illegible] سوال پیش کر دیا۔ جب [illegible] ان [illegible] ہاتھوں میں ہتھکڑیاں [illegible] بیڑیاں [illegible] کے [illegible] جیسے ہمارے حال پر ترس آیا [illegible] حضور کو خدا [illegible] ہم لونڈیاں [illegible] مگر [illegible] بی بی بیگم [illegible] جان بچ جاتی۔ ہم لوگ حضور کے گھر میں یہاں تک

[illegible] آنے کے [illegible] ساتھی ہیں [illegible] گئیں وہ تو [illegible] چھوڑ [illegible] یہاں [illegible] کوئی جاننا [illegible] خدا [illegible] لونڈیاں ہیں۔"

اتنا کہہ کے [illegible] رونے لگی [illegible] سکوب نے [illegible] قضا [illegible] گھر بن گیا۔ زمین کی [illegible] سے [illegible] قاضی صاحب کا [illegible] دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جناب قاضی کی [illegible] کی طرح [illegible] پھر انھوں نے [illegible] مسلمان [illegible] کلمہ پڑھا [illegible] اطمینان ہوا تو قاضی صاحب نے اپنی پاک نیت کا حال سکوب کر [illegible] کے کان میں کہا کہ [illegible] بیگم [illegible] انھیں [illegible] کے ہاتھ سے [illegible] ایک بات کہوں خدا کی قسم جب [illegible] ان کے [illegible] دیکھی [illegible] جوان ہو گیا ہوں [illegible] خدا [illegible] تو اس [illegible] آخر کسی نہ کسی گھر کی زینت بنیں گی [illegible] ہیں۔ ابھی میں جوان ہوں بالوں کی سفیدی کا خیال نہ کرو [illegible] کی بدولت سفید ہو گئے۔ سکوب [illegible] قاضی کی تقریر سن کے گھبرائی [illegible] کے پاس آئی۔ مگر [illegible] کہ اس نے [illegible] منظور کر لی۔ [illegible] قاضی صاحب نے اظہار [illegible] کو حکم دیا [illegible] میرا [illegible] اب [illegible] صاحب کا [illegible] کے نیچے۔ [illegible] انگلیاں کاٹ لیں۔ غرض [illegible] منظور ہو گئی۔ بڑی مشکل سے

ستنیغہ کا بیان ختم ہوا۔ چلتے وقت قاضی نے ترقی حسن و جمال کی دعائیں دیں اور نگاہوں سے بڑے ملال سے رخصت کیا (باقی آئندہ)

راقم [illegible]

از بار الملک

مسئلہ

الکلام مع الریش والریش مع الکلام

کیا فرماتے ہیں جناب علمائے [illegible] شیخ [illegible] اس مسئلہ کے۔

[illegible] سنا جاتا ہے کہ جناب کے بعض [illegible] ریش [illegible] داڑھی [illegible] پڑھا اور پڑھایا۔ عوام سمجھتے ہیں کہ [illegible] میں جواز کا فتویٰ جب تک داڑھی کی جانب سے [illegible] تک نکاح کی [illegible] مشتبہ رہتی ہے [illegible] خیال [illegible] الحرام [illegible] الحلال [illegible] [illegible] اسلام کے تمام فرقوں [illegible] داڑھی [illegible] اور [illegible] کا صیغہ [illegible] اور نکاح کی [illegible] جناب [illegible] اس باب میں [illegible] وہ قدیم [illegible] اگر قدیم ہے تو [illegible] قرآن [illegible] اگر خدا [illegible] دشمنوں کے [illegible] ہے [illegible] داڑھی میں جگہ [illegible] ان کی [illegible] کی [illegible] قائم [illegible] داڑھی کے جنجال سے [illegible] داڑھی سے بہت [illegible] داڑھی [illegible] ایک [illegible] دوسری [illegible] زمین [illegible] اور [illegible] میدان میں [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] بالشت [illegible] جگہ [illegible] کے [illegible] آگے [illegible] کے اس بارہ

بال کٹوانے کے گروہ سے ہیں ہم گئے تھے جنھوں نے
وصل ذقن کو ایجاد کر کے عمل ہی میں [illegible]
خیال کیا کہ آپ کو اختیار ہے کہ ایک ایک بال کو
لے جائے کہ داڑھی کا [illegible] نمایاں ہو مگر
شعرا اس داڑھی کو [illegible] سب تھے

اب ایک ریش بہت [illegible]
[illegible]

اب مولوی صاحب اس شوق سے [illegible] ہیں کہ [illegible]
کہ [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کرتے ہیں
[illegible] سے [illegible] ہے لیکن کو
[illegible] کرتے ہیں [illegible] مضمون
کرکے آدمی نے [illegible] کیا [illegible]
بازار سے ایک [illegible] کی کنگھی [illegible]
[illegible] صبح و شام [illegible] شروع کر دی [illegible]
[illegible] کرتے [illegible] ریش کنگھی
[illegible] آج ایک [illegible]
[illegible] ایک ہی [illegible] میدان [illegible]
[illegible] کی [illegible] حرام سے
[illegible] پاک اور سادہ [illegible]
کیا معنی کہ داڑھی میں کنگھی کرنا بھی سنت اور داڑھی
[illegible] سنت [illegible] اور داڑھی
[illegible] کیا گیا۔

پس جب مولوی صاحب نے دوستوں کے
[illegible] اس [illegible] سنت [illegible]
[illegible] سے [illegible] کا ذکر کیا [illegible]
ان کی کوئی حقیقت ہی نہیں سمجھے۔

ہمیں اندیشہ ہے کہ بعض [illegible] خاص [illegible]
[illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہیں اگر
[illegible] استعمال کرنے لگے [illegible]
آپ کا [illegible] داڑھی کے [illegible]
[illegible] کا۔

کیوں جی تم نے داڑھی منڈائی؟

[illegible] نہیں۔ [illegible] نہیں ہے
[illegible] اور [illegible] قسم کھانے کے [illegible]
[illegible] اور [illegible] دوسری

دوسری [illegible] کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کا [illegible]
[illegible] ایسی صورت میں جناب
کو [illegible] کے [illegible]
ہو جائے گی [illegible] جناب یا جناب کی
نے اس [illegible] کرے [illegible]
سے خارج [illegible]
اسی [illegible] کی [illegible]
[illegible] جس نے کنگھی [illegible] داڑھی میں
[illegible] داڑھی [illegible] کا
سے نجات حاصل کی۔

[illegible] سنت [illegible] اچھا نہیں تھا
[illegible] ہوں۔
برادری سے خارج کر دینے کے [illegible]
کے [illegible]

[illegible]
[illegible] سنہ ۱۹۳۶ء [illegible]
بنام
[illegible]

اپیل [illegible] جناب حاکم [illegible] صاحب [illegible]

مورخہ [illegible] ۱۹۳۶ء

[illegible]

(مہر عدالت)

دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

[illegible] مذہب سے [illegible]
[illegible]
[illegible] سے
[illegible]

[illegible] ہو کر
ہم نے [illegible] قانون [illegible]
کی داڑھیوں پر [illegible] اور [illegible] کا حق رکھتے ہیں
آپ کو بھی اختیار ہے کہ داڑھی منڈوں [illegible]
کی [illegible] سے [illegible] لیکن [illegible]
[illegible] سے زیادہ [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہوگی [illegible]
پیداوار [illegible] اور [illegible]
[illegible]
کے [illegible] کے اعتبار سے [illegible]
[illegible] کی زیادتی [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] بخش

بخدمت جناب [illegible] بخش صاحب!

آپ کا مضمون تاخیر کے ساتھ شائع ہو رہا ہے
[illegible] سے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible]۔

اس دوران [illegible] میں ایک چھپا ہوا
پمفلٹ بعنوان [illegible] ہمیں موصول ہوا۔
اس پمفلٹ میں [illegible] داڑھی [illegible]
[illegible] کے [illegible] درج ہیں [illegible]
[illegible] داڑھی [illegible]
مسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں ہوا [illegible]
ہم آئندہ [illegible] رکھتے ہیں کہ [illegible]
ان [illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible] داڑھی [illegible]
[illegible]



"تاخیر اشاعت مبنی بر مصلحت"

"جیوں جیوں اڈیٹر پر زاد گھوڑے ۔ دھیرا رہ"


ز غارت چمنت بر بہار منت است   کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

وجود اس کا معدوم دونوں سے دنیا کی جان گئی۔ (مطبوعہ)

غزل

(از مولانا حکیم محمد علی صاحب افسر انصاری فرنگی محلی)
دوشعر در مجلس مراثی لکھنؤ

عشق ماسے ہے اور دو کے دیوانوں کی
عشق بے خبر ہے حالت ترے دیوانوں کی
جس پہ بیٹھ کر فقط رہا تھا لیکن اب تک
تاک کو دیتی ہے اود دعا دعوی خوانوں کی
یاد آگئی وہ گلزار سے بھی رہیں ساری عمر
قدر جن کو نہیں مشتاق کے ارمانوں کی

حسن لیزنخر قلادہ اور تنقیح طلب

عدالت فیہ ۱۹ نمبری سنہ ۱۹۲۰ء

عدالت جناب مولوی سید حسن مرتضیٰ صاحب بہادر منصف
ایمیثی مقام سلطان پور۔

بخش خاں وغیرہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مدعیان

بنام

حیا خاں وغیرہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مدعا علیہم

مقدمہ دائرہ ۱۳ پیشی ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء

پیشی ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء

بنام

(۱) حیا خاں ولد حیات خاں ساکن [illegible]
(۲) محمد شاہ ولد حسنا خاں [illegible]
(۳) امانت اللہ ولد فتح خاں [illegible]
(۴) حیات اللہ ولد بیرم خاں [illegible]
(۵) مقبول ولد غلام حسین قوم پٹھان ساکن موضع دھورہ پرگنہ تحصیل اکبر پور ضلع فیض آباد
(۶) عشق خاں ولد علی خاں قوم پٹھان ساکن موضع دھورہ پرگنہ تحصیل اکبر پور ضلع فیض آباد

واضح ہو کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible] کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تاریخ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء وقت دس بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا جواب دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ مثل مذکور کی دو اور جس روز کہ تم حاضری کے واسطے مقرر ہے اسی روز تم کو تمام دستاویزات جن پر تم بتائید جواب دعویٰ کے استدلال کرنا چاہتے ہو حاضر کرنا ہو گا [illegible] آج تاریخ ۱۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی مہر

ہے تری انجمن نازک یا گل خانہ
جس طرف دیکھیے اک بھیڑ ہے دیوانوں کی
غم کی جنت مرا دل بھی ہے قابل داد
لاتیں کھائی ہے حسین ہو کے پروانوں کی
کوئی ہاتھ سے لنگڑی کوئی پاؤں تلک
قابل دید ہے حالت ترے دیوانوں کی
شمع کو مجھ کو بھی ہے اپنے تقاضا کا خیال
فوج پر فوج چلی آتی ہے پروانوں کی
پھر انصار کمند تری بزم میں آ کے تاں
کاش آنکھیں بھی نہ ہوتیں ترے مستانوں کی
دیکھ کر ناقہ لیلیٰ یہ کہا مجنوں نے
وہ چند بھی آتی ہے گھڑی مرے ارمانوں کی
دیکھ تراشے دل پر زخم خدا حافظ ہے
کھڑے بیٹھے ہیں وہ دوکان نمک دانوں کی
ایک دن ہو گی دل دوست پہ قدم گڑا
دھولس ہم سے نہ ہی چلی گی دربانوں کی
قابل دید ہے وحشت ترے دیوانوں کی
دیکھیا ہستی بھی ہے شرگی میں ترے بازوں کی
سبزہ خط ہوا جو زلف میں وہ الفت مجھیم
کہ ہالہ نظر آتا ہے ایک جوشش کے پروانوں کی

مولانا پنچ کی نوٹ بک

مضامین لیوفش مباہلہ

سنتے ہیں کہ اخبار قادیانی پارٹی کے مشہور آرگن "مباہلہ" کے اڈیٹر اور پبلشر پر بنا بر تعزیرات تعیب ملنے کی عقوبت کو ارتکاب کیا گیا۔ "مباہلہ" ایک زمانہ سے خلیفہ قادیانی کے خلاف ایسے واقعات ظاہر کر رہا تھا جو طرافت سے بعید تر تھے۔ کچھ دنوں قبل بذریعہ حکام "مباہلہ" بندی کی گئی مگر چند روز کے بعد "مباہلہ" پھر شائع ہونے لگا۔

یہ معاملہ گو جدید "حضرت خلافت پناہی" کے واقعات کرامت تحریر کرنے کے بعد اپنی سچائی پر مباہلہ کی دعوت بھی دے دیا کرتا تھا کہ آؤ ہم مباہلہ کر لو تو دیکھ لو کہ جو جھوٹا ہو گا ہم پر خدا کی لعنت ہو۔ کتب مباہلہ حقیقتاً میدان میں مباہلہ کا مبارزہ کرتا تھا اور جناب خلافت مآب کو جرأت نہیں کہ للکار کر جواب دیں دوسرے کو اشتعال تھا اور فرماتے اسی ضمن میں بعض اور مرزائی نے جنہیں زیادہ مستی برکات خلافت (مستجاب مباہلہ) کا حال بتانا پڑا تھا ان کی تحریریں مباہلہ میں چھپ آئی۔ مقالہ کہ بڑا کیا جو چھپوایا گیا ہے کہ تخت خلافت زیر بیان خلیفہ جو مسلمانی کا لا۔ ستعدد

۳- عربی الف لیلہ میں ایک حسینہ جمیلہ عورت کا ہر وقت مرافقت نے طلاقت بیان کر جس کا یہ مجبور کیا ہے کہ کتاب ہے وہ بیان ہوا تحت الخلافت (اور سلطانوں کے قبضہ میں تخت سلطنت رہی) مقصود یہ ہے کہ اس طرح کی عورت جسے دستیاب ہو اس نے تخت سلطنت کی دست مل گئی۔ لیس نجرجن ہوئی کہ وہ خلیفہ ہیں کیا جسکے پاس تخت خلافت ہو (ایک تخت نہیں وہ بس ہیں) ناظرین تفصیل کے مشتاق ہیں۔ اے حضرت ہم تو دہاں نہ نکلا ہو کہ جو اپنا اصل ہیں کہ جو کے دن نماز اہل میں بجماعت نماز جمعہ کی بعد نماز خلیفہ صاحب نے مباہلہ کی شکایت معتقدین خاص کے انعامیں کے سامنے کسقدر درد و رقت و غصہ کے ساتھ کی آپ جانیے خلیفہ ہوئے اور روئے کہ زمین پر آنسوؤں کا مینہ برسنے لگا۔ آن بھی لے بات سے یہ غضب کہ تمام مسلمانوں کے دیدوں میں گھس گئے اور سرتا پا سرمہ ہوگئے۔ عاذ العشق (ترجمہ بل بل) ٹھوڑی زاری کا طوفان نوح جاری تھا کہ مباہلہ کے اڈیٹر صاحب دوسرے گزرے ایک مرزائی کی نگاہ ان پر پڑ گئی بس وہ زبان با بیان حضرت فضل احمد صاحب سلمہ (یہ حجہ بطن) کی تعداد شدید بات میں کسی کی بل ماجی دوڑ پڑے اور ویسا اڈیٹر کے ذیل مسلمانوں کی مسکنت کام ختم شد شرع مباہلہ شروع کر دیا ہوتے جاتے تھے اور ضرب لگاتے جاتے تھے۔ ایک معتبر کی روایت ہے بھی ہے کہ کلمہ استنجا سے مسجد والوں نے بھی رو کیا (رنگ سادہ) کی گھڑی لیس از نہ ہوا تھا۔ بیٹ پر لہو نکل رہے تھے اڈیٹر صاحب۔ او اور بھی اڈیٹر صاحب کے ہمراہ کوئی دوسرے صاحب بھی تھے انھیں بھی پیدا کر کے اب میں شریک ہونا پڑا جرم

داخل ہیں کہ صحرا میں کی نمرود میں ہے جو ہے خون جاری ہے۔ احتمال میں بھی ہے کہ پیس نے اطلاع دی ہے یا ہوچکا ہے، رسالہ پیام ہے جو خطیبہ کو دیکھ کے گئے ہیں۔ مقالات الی جیل بیجہ سی (۲) پیارا ہیں ہوئے ہیں کہ وہ ہیں ہمارے کالا یہاں تخت خلافت کی بھال خود ہی چکنا چور ہو گئی ہے جیسے گم ہیں یہاں وہ بڑے صاحب المیہم؟ آپ یکسی کون ہیں خدا تنہا کہنے کے وہ کیا زمانے گے۔

ایک ضروری ریزولیوشن

(رسالہ سمبلی)

ہر گاہ کہ سمبلی خدا کی رشتہ میاں سے کسی قسم کا لگاؤ نہیں اور وہ وہ اس کے کاموں میں دخل دیتے ہیں لہٰذا اسمبلی یہ تجویز کرتی ہے کہ اگر لاوارہام بھی کاوقت ہو اس اجلاس میں آجائے تو اس میاں یا رشتہ کے جانے سے کوئی ممبر صاحب اپنی تقریر دوسری جگہ ختم ضروری رزولیشن کو پیچھے دوں مجھے پیروں۔ ہاں اور نہیں۔ دو وہ اور صوم ایجاب اور سب کی کشمکش میں مبتلا کر کے ایوان اسمبلی سے جدائی اختیار کرنے کے جواز نہیں۔ قرین قیاس ہے کہ اس قول و عمل کی عبارت خاص وہ تعمیل تک ہم پہنچنے بھی قاصر ہو کر تھوڑے اندیشہ

ازیں نمازیکہ حاصل ہو کر من ہے او
نشہ رو سے بہ اب وہ دل سبا نازیم

دل میں تو ہوگا کہ میرے دوست آزیل سٹر ہو گا تنہا مسٹر قاضی وکیل جب وہ جو جھکے اور گر جھکی رکوع میں۔ منہ سے کہیں گے سبحان ربی العظیم اعمال میں جو گا ما انصفت از سیل قاضی جعفل (النعیم) (قاضی وکیل نے انصاف نہیں کیا)۔

(اشتغال اسمبلی رجب اشتغال دختانی دل ہے۔ اشتغال باعث عدم حضور قلب۔ اور بہ دل حضور قلب نماز تمام نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے کہ جب سے بھی حضور قلب میں۔ یہ نوانسان مرتکب جرم سمجھا جائے گا۔ لہٰذا استدعا ساقط نہ ہو کہ فرمایان اسمبلی شامل ہو کر ایسا دوسری بنائیں

کہ تجویز وظائف ہی جائز یا خلاف۔ اگر یہ رزولیشن پاس ہوا تو پھر وہ وہ لوگ حرے میں نہیں گے جیسے شوق ملاتے ہیں

جب دل تمام کا سامان وہ سب ہے کہ
وہ کعبہ میں چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

نمک کا ندی

یہ خود چند سند؟

لوگ خود مخواہ پریشان ہوتے ہیں کہ آخر اس ہر جز نمک کا جو نمک میں آکے بیہ سبب ہو گیا انجام ہوگا؟

اس وقت چند مسئلہ درپیش ہیں:-

(۱) مہاتما جی ہیرسی سے ہی نمک کے قلعے مسخ کر چکے ہیں۔

(۲) حکومت ایک طرف تو ہندوستان نمک خواروں کا لشکر مرتب کر رہی ہے دوسری طرف علاوہ نمک سانبھر نمک سیاہ، نمک شور، نمک سیندھا، نمک بیچیا نمک، نمک شاذانی (بڑی تر) دہ مینا، (سادہ) نمک صبح (۲) جو ہری نمک کے جو ایک نئی قسم نمک (یعنی نمک گاندھی) پیدا ہونے والا ہے اسے پانی میں گھول کے جانچنے پر آمادہ ہے۔ اور یہ بھی اطلاع ملتی ہے کہ گذشتہ دنوں میں اگر یہ نمک بکنے لگے تو اسے ضبطی یا مسقرقی کی آمدنی سے آزادہ۔ گول میز کا نفرنس کی آمد رسل سائمن کمیشن کی رپورٹ کی اشاعت۔ انگلستانی صنعت پارچہ بافی کی اعانت۔ یہ انکار مزید براں۔

(۳) ملکی آبادی کی قربی تعداد، تحریروں، سلسلہ نفاق انگیزیوں۔ ذر بورکن۔ کالا وان جنہیں پاپ ہلو خوشامدیوں جاہلوں پر مشتمل ہے۔

ہمارے نزدیک اس یہ خواہ چند کا جواب بالکل آسان ہے۔ یعنی شور اشوری اور بے نمکی جارہ کے بعد سائمن رپورٹ کی گرد پار جو لیکچے جنت تو اپنی چپکی دھنک باگوں کو کھود بیٹھے بچار کریں۔ شیشے مرقی سے بن سنور کے آجائے گی اسکے بعد ہی چند مشہور و کی کے گڑے کھنڈ ہو سے لیکن زیادہ وقت ٹوٹ چھوٹ کے جیسے سینا کی نرو خیالی پہنانا اور جہتے ہیں۔ آوازیں بلند ہو گی؟

* وہ مفرزرالہ کھیل ہے ہے

* وہ ازقرس مرسے لیس است؟

* جہاں رنگ نہیں وہاں رنگ ہی ہی ہوتا ہے؟

* یہاں تماوت کی سے کہ اگر کی کو نیا زمانہ دیتا

* کیے ناہموار کیے ہوئے کو دو سے کن؟

* ہاں سنا ہے رشیوں میں خلاف کی صلاحیت موجود ہے۔ اگر جو بھی اصلاح اصلاح نہیں؟

* ہاں ہاں بجا ہی ہے

اصلاح کار جو گیا وہ سن خواب گیا

* ابھی جاگنے جوت کی شکنی ہی ہوئی ہے۔ سالار اس طرح دیکھیے تو آج اور دیکھئے بات! اس خرافا کے بعد خود ہندوستانی ہی ہندوستانیوں کی آزادی پر نکتہ چینی کریں گے۔ اور عجب نہیں کہ اس آخر تقریری کا اثر یہ ہو کہ مطالبات پر ایسا چھپ کر نمک بھی بدستور سب اور نمک کے عوض ان لوگوں کے بھی اثر ہے دیدہ ہیں۔

بے فائدہ خوش باری

کیا منسی آتی ہے جب ہمارے ہاں انشعر پر ہم خاص نظر آجاتے ہیں

(۱) شاہ نادر خاں پیاعلیحضرت امان اللہ خاں کا استعفیٰ

(۲) اعلیحضرت امان اللہ اس ان کی دعائیں مانگتے تھے کہ نادر خاں بادشاہ ہو جائیں۔

(۳) اعلیحضرت نادر شاہ نے شاہ مصر دول کی خدمت میں اپنا تاج بھیجا ہے کہ آپ اسکے موتی فی الفور کی قیمتی پارچوں میں لگوا لیجئے یہی تعلقیش کا وسیلہ ہے۔

(۴) امان اللہ خاں شاہ معزول افغانستان کا ناکی وقت شاہ ہو یہ کہا ہم جب تک نہیں لینے قسم ہیجے اترنے سے انکار کر دیا ہے۔

یہ کیا اس کی بازی ہے۔ ابھی چند روز بھی اس پر غور کر۔ نادر شاہ کی خیرسگالی اگر کی افغانستان میں انقلاب کے تو جہاں سے دیکھو بچارے جاتے نظر آئیں گے۔

مولانا شیخ کی ستیا گرہ

نمازہ اگر چہ ہو اتی کچھ آج تین نظام اگر چہ خواب ہے مگر ان میں تین جنتی کی جانب سے حل رہا ہے ایک تو جو کا مضمون تھا کہ اگر فضل حدائم ہو گیا لہٰذا ہم پر ہم وظائف ہو سکا۔ کوشش نماز ہم ہی جاتے گی۔ اسی وقت ہو جائے۔ ابھی تک نیا نمبر بھی دستیاب نہیں ہوا